نقد و نظر

تذکرہ علی بن عثمان ہجویری رحمۃ اللہ علیہ — مصنف: نسیم چوہدری

شائع کردہ: مکتبہ المعارف - گنج بخش روڈ۔ لاہور۔ — طباعت و کاغذ آفسٹ

مجلد - قیمت پندرہ روپے

حضرت خواجہ علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ پانچویں صدی ہجری کے نامور بزرگ تھے اور ان صوفیائے عظام اور مبلغین اسلام میں سے تھے جو اس دور میں وارد لاہور ہوئے جب اس کی فضاؤں پر کفر و عصیان کی تاریکی چھائی ہوئی تھی اور اس پورے علاقے کو شرک کی دبیز چادر نے اپنی لپیٹ میں لے رکھا تھا۔ ان کی تبلیغ سے ہزاروں افراد نے ظلمتِ کفر سے نجات پائی اور اسلام کی نعمت سے متمتع ہوئے

ان کے حالات و سوانح کا اصل ماخذ تو ان کی اپنی تصنیف کشف المحجوب ہے لیکن متقدمین و متاخرین میں سے متعدد اہلِ علم نے مختلف کتابوں میں ان کے واقعات زندگی قلم بند کیے ہیں۔ مثلاً شیخ فرید الدین عطار نے تذکرۃ الاولیا میں، شیخ نظام الدین اولیا نے اپنے ملفوظات فوائد الفواد اور دُرِ نظامی میں، مولانا محمد یعقوب بن عثمان غزنوی نے رسالہ ابدالیہ میں، مولانا عبدالرحمٰن جامی نے نفحات الانس میں، شیخ احمد زنجانی نے تحفۃ الواصلین میں، ابوالفضل نے آئین اکبری میں، عبدالصمد بن افضل بن محمد نے اخبار الاصفیا میں، لعل بیگ لعلی نے ثمرات القدس میں، مولانا محمد غوثی نے گلزار ابرار میں، دارا شکوہ نے سفینۃ الاولیا میں، بختاور خاں اور مولانا محمد بقا نے ریاض الاولیا میں، لالہ سبحان رائے بٹالوی نے خلاصۃ التواریخ میں، میر غلام علی آزاد بلگرامی نے مآثر الکرام میں، لالہ گنیش داس وڈیرہ نے چار باغ پنجاب میں، مفتی محمد سرور نے خزینۃ الاصفیا اور حدیقۃ الاولیا میں، مولوی نور احمد چشتی نے تحقیقات چشتی میں اور مولانا سید عبدالحی حسنی لکھنوی نے نزہۃ الخواطر میں ان کے حالات بیان کیے ہیں، جو دلچسپ بھی ہیں اور معلومات افزا بھی۔

ان کے علاوہ اور بھی بہت سے حضرات نے ان کے واقعات زندگی جمع کیے ہیں۔

پیشِ نظر کتاب "تذکرہ علی بن عثمان ہجویری رحمۃ اللہ علیہ" اس سلسلے کی تازہ تصنیف ہے۔